



سحرش امان

آخری بچی

<https://primeurdunovels.com/>

آخری ہچکی

سحرش امان

میری آخری ہچکی کو ذرا غور سے سن
زندگی بھر کا خلاصہ اسی آواز میں ہے

آپی میں مر جاؤں گی نا!

وہ میرے سامنے میز پر اپنے بیگ سے سرخ گلاب کے پھول نکالتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوئی تھی جو وہ خاص میرے لیے توڑ کر لاتی تھی اپنے گھر کے چھوٹے سے باغیچے سے،

آپی میں مر جاؤں گی نا؟ اس نے پھر سے اپنا سوال دہرایا تھا؟؟

وہ تیرہ سالہ نیلی آنکھوں والی گڑیا بلا کی سنجیدگی لیکر مجھ سے پوچھ رہی تھی، جس کے چہرے کی رنگت میرے کپڑوں سے مشابہہ پیلی پھٹک جیسے زردی گھلی ہو۔۔۔

صوفی! بیٹے ایسا نہیں کہتے، میں نے ششش کہہ کر اس کے منہ پر انگلی رکھی تھی، میں جانتی تھی وہ ٹھیک کہہ رہی ہے لیکن پتا نہیں کیوں! مجھے یقین تھا اسے کچھ نہیں ہوگا وہ ٹھیک ہو جائے گی ڈاکٹرز

نے کہا تھا جب وہ پندرہ سال کی ہو جائے گی تو اس کو خون لگنا بند ہو جائے گا اور وہ بھی نارمل زندگی گزار سکے گی۔

لیکن آپ یہ سچ ہے نا؟ مجھے معلوم ہے میرے پاس بہت کم وقت ہے، اور میں جلد سب کو چھوڑ کر چلی جاؤں گی آپ کو بھی،

آپ میرا دل کرتا ہے کبھی کبھی میں بہت سارا جینوں آپ کے جیسے کتابوں پر میرا نام لکھا ہو، وہ میرے سامنے پڑی کتاب پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی۔

تمہیں کچھ نہیں ہوگا میری جان، اس سے بڑی بڑی کتابوں پر تمہارا نام لکھا ہوگا میں نے اسے تھوڑا سا نارمل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ہاہا ہا وہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی درد سے بھرپور قہقہہ آپ! میں نے اماں بابا کو روتے ہوئے دیکھا تھا رات، وہ ایک دوسرے کو تسلی دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے اس بار خون کا انتظام کہیں سے نہیں ہو پا رہا۔۔۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

آپنی ڈاکٹرز کہے رہے ہیں اگر ہر دس دن بعد مجھے خون کی مقدار نالگی تو میں جلد مر جاؤں گی ، میں نے بچپن سے اب تک ان کو لوگوں کی منتیں کرتے دیکھا ہے، خود بھوکے رہ کر وہ میرے لیے خون کا انتظام کرتے ہیں

کہیں کوئی دھتکار دیتا ہے تو کہیں ڈانٹ دیتا ہے کہ ہم نوکر نہیں ہیں تمہارے، کب تک آپ کی کب تک؟؟

اس سے اچھا نہیں ہے میں مر جاؤں! ان کی روز روز کی پریشانی تو کم ہوگی، وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔

تب مجھے لگا میری سانسیں جیسے رک جائیں گی شدت درد سے میرا دل پھٹ پڑے گا اتنی اذیت، اتنی شدت اور اس قدر حساسیت کیا تھا اس کی باتوں میں کتنی بے بسی تھی اس چہرے پر، جس کو موت اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی ہو اسکی آنکھوں میں کیسے جگنو چمک سکتے ہیں؟

کھلتا ہوا گلاب اگر رفتہ رفتہ مرجھانے لگے تو کچھ وقت کے لیے باغ کی خوبصورتی ماند پڑتی ہے اور کچھ وقت کے بعد پھر سے ویسے ہی ہرا بھرا کھلتا ہوا گلستان بن جاتا ہے خاک صرف وہی گل ہوا جو شاخ سے ٹوٹ کر زرہ زرہ ہوا۔

اس کی آنکھوں کی بجھی لو دیکھ کر میں نے اس سے پوچھا تھا

آپ کا خون کا کونسا گروپ ہے؟

نبیلی آنکھوں والی اس لڑکی نے اپنے ہونٹوں کو ہلکی سی جنبش دے کر کہا تھا

"او پازیٹو"

میرا بھی تو او پازیٹو ہے، میں نے خود سے سرگوشی کی تھی مبادہ وہ سن نالے کیونکہ میری اماں کا ری ایکشن زرا عجیب قسم کا ہوتا تھا خون دینے کے معاملے میں ان کو لگتا تھا اگر میں نے خون ایک بوتل دی تو میری زندگی کم ہو جائے گی یا پھر میں اپاہج ہو جاؤں گی یا پھر پتا نہیں کیا ہو جائے گا مجھے۔

میری اماں کا ہی نہیں شاید ہر اس ماں کا ری ایکشن ایسا ہی ہوتا ہے جن کا بچہ خون دینے جاتا ہے۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پروموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یو ٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پروموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انبکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : **03335586927**

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

لیکن کیا سوچ کر میں نے صوفی سے کہا تھا
"میرا بھی اوپازیٹو ہے" اگر ضرورت ہو تو مجھے کال کر لینا۔
میرے کہنے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

دن ڈھلتے سے پہلے میں اس کے ساتھ ہاسپٹل کے بیڈ پر موجود تھی امی کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے

اپنے جسم کے خون کا قطرہ قطرہ اسکی طرف منتقل ہوتا دیکھ رہی تھی اور اس وقت عنائیہ کی آنکھوں کی چمک اور تشکر آمیز نظروں سے میری طرف دیکھنا، ایک انجانی خوشی کا احساس میرے اندر جگا رہا تھا۔

اس کے کچھ دن بعد کزن کی شادی کی وجہ سے میں گاؤں چلی گئی۔
کہتے ہیں انسان کی فطرت ہی ایسی ہے جب کوئی آپ کے سامنے ٹرپ رہا ہو تب تک اس کا احساس ہمارے اندر زندہ رہتا ہے پھر اپنی دنیا میں گمن ہونے کے بعد بھلا دیتے ہیں
یہی ہوا تھا اس وقت میں شادی کی رونق میں اس قدر مشغول ہو گئی تھی کہ کوئی عنایہ ہے اس کا تصور بھی میرے ذہن سے غائب ہو چکا تھا۔

شادی کے اگلے دن گھر سے فون آیا تھا موبائل سے آتی آواز میری سماعت کو دھچکا پہنچانے کے لیے کافی تھی

اس وقت مجھے یوں لگا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ میرے کانوں میں انڈیل دیا ہو
"آپی عنائیہ مرگئی"

اس نے کہا تھا آپی میں مر جاؤں گی اور وہ مر گئی تھی ہاں وہ ننھی سی میری سٹوڈنٹ جو گلاب سے
محبت کرتی تھی خاک تلے جا سوئی تھی
وہ کہتی تھی آپی دنیا کی تکلیف سہنے کے بعد مجھے اللہ پاک تکلیف نہیں دیں گے نا؟
اس بات نے مہینوں میرے اوسان خطا کیئے رکھے

ان لفظوں کی بازگشت میرے کانوں میں ہر وقت گونجتی رہتی
آپی میں مر جاؤں گی نا؟
اچھا ہے میں مر جاؤں امی ابو کی پریشانی تو کچھ کم ہوگی۔

اور میں آج تک سوچتی ہوں کیوں ہم لوگ کسی کی جان بچانے کو ترجیح نہیں دیتے ہمارے جسم سے نکلے خون کے قطرے اگر کسی مردہ وجود میں زندگی کی قندیل لا سکتے ہیں تو کیوں ہم ہچکچاہٹ کا شکار ہیں؟

کیوں تذبذب میں پڑے ہیں
ہم مر تو نہیں جائیں گے؟

ایک انسان کی جان بچانا پوری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف ہے تو
نکل آئیں اس ہچکچاہٹ سے اور انسانیت کے لئے خود وقف کر دیں۔
بلڈ سینٹر بنے ہیں تو وہاں جب تک فارمیسیٹیز پوری ہوتی ہیں تب تک ایک زندگی جان سے ہاتھ دھو
بیٹھتا ہے

آخر کب تک؟؟؟

آٹھ مئی یوم تھیلیسیمیا کا عالمی دن
